

خوف اور اداسی کی نظمیں

<http://www.pakistanconnections.com/ebooks>

اعجاز رضوی

خوف اور اداسی کی نظمیں

(شاعری)

اعجاز رضوی

ایک درمیانی راہ

میں اللہ کو خوش کرنا چاہتا ہوں
اور تم بھگوان کو
مگر ہم دونوں کو معلوم نہیں
کہ اللہ اور بھگوان کو کیسے خوش کیا جاتا ہے
آؤ یوں کرتے ہیں
تم اپنی انا اللہ کے حضور پیش کرو
اور میں بھگوان کے چرنوں میں اپنی انا رکھتا ہوں
میں تمہیں مان لیتا ہوں
تم مجھے مان لو
میں تم سے سوال کرتا ہوں
تم مجھ سے سوال کرو
ایٹم بم کی زبان میں کی گئی بات نہ تم سمجھ سکتے ہو اور نہ میں



تباہی نام ہے.....

تم جسے شریر کہتے ہو
میں اسے بدن کہتا ہوں
میں جسے روح کہتا ہوں
تم اسے آتما کہتے ہو
مگر ایٹم بم کو ہم دونوں
ایٹم بم ہی کہتے ہیں
پھر اختلاف کس بات پر
تباہی پر متفق ہونا ٹھیک نہیں
آؤ اپنے نظریات پر قائم رہیں
مگر اس تباہی کے نظریے بدل دیں



میں نقصان کا اندازہ نہیں لگا سکتا

کتنے لوگ مر گئے

ایک سو ایک ہزار ایک لاکھ ایک کروڑ یا کچھ زیادہ

کیلکولیٹر نے آنکھ بند کر لی

میں نقصان کا اندازہ نہیں لگا سکتا

کمپیوٹر نے کہا

زمین کا ایک ٹکڑا

اور کئی ایٹم بم

میں اندازہ لگا سکتا ہوں

ایک کروڑ، دو کروڑ، تین کروڑ یا کچھ زیادہ

کمپیوٹر نے ایک چیخ ماری اور مر گیا

میں نقصان کا اندازہ نہیں لگا سکا



آخری ملاقات

آج میں تم سے ملنے آ رہا ہوں
تم وہی گلابی سوٹ پہننا
اور میں اس طرح موتے کے پھول لاؤں گا
ہم دیر تک بچپن کی باتیں کریں گے
ایک دوسرے کو بانہوں میں لیں گے
پیار سے جلنے والوں کے نام زمین پر لکھیں گے
پھر خوب ہنسیں گے
پھر سکیورٹی میں گھرے بم آپریٹر سے
ایٹم بم چلنے کا ٹائم کنفرم کرنے کے بعد
کسی کو نے میں کھڑے ہو کر
خاموشی سے مرجائیں گے



کبھی یوں ہوتا ہے

کبھی یوں ہوتا ہے
بادل پاکستان سے اٹھتے ہیں
اور ہندوستان پر برس جاتے ہیں
کبھی ہندوستان سے اٹھنے والی گھٹا
پاکستان پر برس جاتی ہے
کبھی یوں ہوتا ہے
بادل کہیں اور سے آتے ہیں
اور یوں برستے ہیں کہ آدھا ہندوستان اور آدھا پاکستان جل تھل ہو جاتا ہے
ہندوستان کو گھورنے سے پاکستان
اور پاکستان کو گھورنے سے ہندوستان بڑا نہیں ہوگا
ہم دونوں بڑے ہو سکتے ہیں
اگر ہم ایٹم بم کو چھوٹا کر دیں



ویرانی اس زمین کی

مجھے اپنی ویران زمین آباد کرنے میں

ابھی وقت لگے گا

تمہارے پاس بھی لاکھوں ایکڑ زمین ویران پڑی ہے

پھر اور ویران زمین کی تمنا

ہم کیوں کر رہے ہیں



ابھی کام باقی ہیں

ابھی اسکول کی عمارت مکمل نہیں ہوئی

ابھی بچے کھلے آسمان کے نیچے

زمین پر بیٹھے

سائنس پڑھ رہے ہیں

ابھی مدرسے میں بیٹھے بچے قرآن یاد کر رہے ہیں

ہزاروں دیوی دیوتا

بڑے دیوتاؤں کے چرن چھونے بستی میں داخل ہو رہے ہیں

ابھی بڑے بڑے گھروں میں انعام کی بارش ہو رہی ہے

ابھی غریب کی باری آنے میں بہت دیر ہے

ابھی سب کام ادا ہو رہے ہیں

ابھی سے تباہی کی باتیں

بہت دکھ دے رہی ہیں



چاغی اور پوکھران

پوکھران اور چاغی

دونوں اداس ہیں

دونوں اپنے آس پاس والوں کو یاد کر رہے ہیں

ہیروشیما اور ناگاساکی کی تعزیت کے لیے آئے ہیں

کوئی سپر پاور نہیں

صرف خاموشی کی گود میں ہمکتی ہوئی ویرانی ہے

اور کچھ دکھی سائے

جو پوری زمین پر قبریں بناتے پھر رہے ہیں



موت کی پریکٹس

ایٹم بم کی داستان
بچوں کی کہانیاں کھا گئی
پہلے وقتوں میں
بچے کہانیاں سن کر گہری نیند سوتے تھے
مگر اب بچے ایٹم بم کا ذکر سنتے ہیں
اور سانس روک کر مرنے کی پریکٹس کرتے ہیں



بچاؤ بچاؤ کے شبد

میں اسلام آباد میں بیٹھا
 دہلی پر نظر رکھتا ہوں
 تم دہلی میں بیٹھ کر اسلام آباد کو دیکھو
 میں تمہیں اشارہ کروں تو تم اپنے بچوں کو اسکول چھوڑ آنا
 پھر تم مجھے اشارہ کرنا
 میں بھی اپنی ماں کو ہسپتال لے جاؤں گا
 دیکھو ہمارے درمیان خوف کا دھواں پھیل چکا ہے
 ہم ایک دوسرے کا سہارا بن کر آگے بڑھ سکتے ہیں
 ایٹم بم کا خوف ہمارے اعصاب کو مفلوج کر رہا ہے
 پل دوپل کی بات ہے
 ہم بچاؤ بچاؤ کہتے پہاڑ سے کود پڑیں گے
 مگر بچاؤ بچاؤ کے شبد اسی طرح نسلوں تک گونجتے رہیں گے



میں خوفزدہ انسان ہوں

میں دن کا آغاز اللہ کے نام سے کرتا ہوں
 اور رات کو رام کے ساتھ پھرتا ہوں
 دن اور رات کے درمیان
 کبھی عیسیٰ کے ساتھ فٹ پاتھ پر بیٹھ کر مزدوروں کی گنتی کرتا ہوں
 کبھی سدھارتھ مجھے سڑک پار کرواتا ہے
 کبھی حسین کے ساتھ گھوڑا دوڑاتا ہوں
 کبھی یزید کے ساتھ شطرنج کھیلتا ہوں
 کبھی مقدس کاغذ جلا دیتا ہوں
 کبھی بلیو فلم کو جیب میں رکھ لیتا ہوں
 کبھی کلاشکوف کو لوری سناتا ہوں
 کبھی ایٹم بم کے خوف سے میلوں بھاگتا ہوں
 میں ایک خوفزدہ انسان ہوں



میں محبت اور امن چاہتا ہوں

دھماکہ چاغی میں ہوا
اور خواب میری آنکھوں میں ٹوٹا
پرندے پوکھراں میں مرے
اور درخت روئے میرے آنگن کے
لگتا ہے
غریبوں کے دکھ ایک جیسے ہوتے ہیں
اور دکھ دینے والے ہاتھ بھی ایک جیسے
میں اور تم مل کر
اوروں کو بچا سکتے ہیں
مگر اوروں تک جانے والے راستوں پر بھاری بھاری لفظ پڑے ہیں
میں ان لفظوں کو ہٹانا چاہتا ہوں
میں ہم نہیں محبت اور امن چلانا چاہتا ہوں



ہم اور وہ

کسی ایک کی خواہش
بہت سے جیون چھین لے گی
ہمیں اس ایک کو منع کرنا ہے
ہم لاکھوں ہیں
ہمیں ایٹم بم نہیں زندگی چاہیے
ہم کسی ایک کو کیوں اختیار دیں
کہ وہ ہمیں مار دے
آؤ متحد ہو کر
ایٹم بم کے خلاف جنگ کریں



پاک بھارت عوامی نشریہ

میرے لیے زندگی پر اہلم بن گئی ہے

بچوں کی فیس

ماں کی بیماری

بیوی کی خاموشی

اور میری آمدنی

سو فی صد جائز ضرورت اور سو فی صد اس کے پورے نہ ہونے کا یقین

مگر ایک اطمینان ہے

کہ اب ہمارے خون پر پلنے والا ایٹم بم

تھوڑی دیر ہمارا مان سمان بڑھائے گا

پھر یوں چلے گا کہ

ہر پر اہلم کے ساتھ ہم بھی حل ہو جائیں گے



آؤسیاست دانوں کو چھوڑ دیں

آؤسیاستدانوں کو چھوڑ دیں
تم تلسی داس کولاؤ
اور میں وارث شاہ کولاتا ہوں
اگر یہ ایک دوسرے کو
شکست دینے کی بات کریں
تو میں اور تم بھی جنگ کریں گے
اگر یہ ایک دوسرے سے محبت کریں
تو ہم بھی ہتھیار رکھ دیں گے
آؤسیاستدانوں کو چھوڑ دیں
ہمارا ہر مسئلہ حل ہو جائے گا
کوئی بم چلے گا نہ کوئی جنگ ہوگی



دیکھو ڈسک نمبر

کتاب قلم اور کاغذ
آنگن پیڑ اور پرندے
پھول خوشبو اور پارک
گلیاں ساتھی اور کھیل
لفظ سوال اور رشتے
جذبے اظہار اور بات
دریا صحرا اور پہاڑ
کیسے ہوتے تھے
اور کس کام آتے تھے
دیکھو ڈسک نمبر ایک لاکھ چوبیس ہزار پانچ سو بارہ پر



بابو صاحب کے لیے

میرے سر پر
پوکھران اور چاغی کی راکھ پڑی ہے
میں کراچی سے بمبئی تک سمندر میں
ڈوبتا اور ابھرتا
ایک ویرانے میں آ رکا ہوں
اسلام آباد اور دہلی میں بیٹھے بابو
کوئی ترکیب بتا
میں اپنے سر پر پڑی راکھ کیسے صاف کروں



ویرانی ہی ویرانی

سب کچھ ختم ہو گیا
گلی میں مری ہوئی گڑیا کی گڑیا رو رہی ہے
طاق پر پگھلے ہوئے کھلونے
بچے کو پکار رہے ہیں
بچہ کونلے کے ڈھیر پر بیٹھا
اپنی ماں کو پکار رہا ہے
خاموشی اور اندھیرا اداسی اور ویرانی
سسکیاں اور ایک بچے کی آواز -----



وارننگ

اگر آپ نے
ایٹم بم نامی ای میل کو کھولا
تو زندگی کی ہارڈ ڈسک پر موجود
ہر خوشی ختم ہو جائے گی



خطرے میں دعا

میرا وطن
جس کی خاطر
میں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا
آج خطرے میں ہے
پہلے مجھے دشمن کا ڈر تھا
اب اپنا ڈر ہے
پہلے میرے ہاتھ میں ایک ---- دو یا دس کو مارنے کا ہتھیار تھا
مگر اب ایٹم بم ہے
میرا غصہ کہاں تک تباہی پھیلا سکتا ہے
میں خود بھی نہیں جانتا
کاش میں خود کو بچا سکوں



میری حالت

میرا ہاتھ تنگ ہے
بچوں کو دعا دیتی بڑھیا
مجھے ڈاکو لگ رہی ہے
میری جیب میں صرف میری ضرورت ہے
مجھے ایٹم بم نہیں صرف پیار ہمت اور کچھ فرصت درکار ہے
پیار جو میں بانٹ سکوں
ہمت جو کچھ میں کھوج سکوں
فرصت جب میں کچھ سوچ سکوں
مجھے ایٹم بم نہیں صرف پیار ہمت اور کچھ فرصت چاہیے



ایٹم بم چل گیا ہے

ایٹم بم چل گیا ہے
بس ایک مٹھی آکسیجن بچی ہے
میں تم کو زندہ رکھوں تو خود مر جاؤں گا
شہر گاؤں
جنگل پہاڑ
ہر طرف ویرانی ہے
میرے بنائے ہوئے کھلونے مجھے روند گئے
زمین، اسٹریچر پر آخری سانسیں لے رہی ہے
میں اپنے پیاروں کو پکار رہا ہوں
آکسیجن کا آخری لفٹ ہے
زمین اور میں ایک ہی طرح مر رہے ہیں



میں اور میں

ہم قبرستان اور شمشان کوروشن
کرنے کے بعد خوش ہو رہے ہیں
ہمیں مردہ لوگوں کا ہجولی ہونے پر فخر ہے
ہماری دیواروں سے پرے
لوگ ترقی کے اوزار بنا رہے ہیں
ہمیں ہتھیاروں کے حجم اور ساخت میں دلچسپی ہے
ہماری چوکھٹ سے دور کلوننگ سے
زندگی بن رہی ہے
اور ہم موت کا گیت گارہے ہیں
ہمیں کسی کا ڈر نہیں ہمیں ہماری ”میں“ نے مارا ہے



دور تک را کھ ہے

زندہ ہوا
دشمن ہے
اگر یہ مکمل مرجائے
تب میں خود کو تلاش کر سکوں گا
ہوا کے ہاتھوں میں جو را کھ ہے
میری ہے
یا میری طرح کے کسی انسان کی
میں پہچان سے بہت دور ہو گیا ہوں
میں ایک جیتا جاگتا انسان تھا اب صرف حوالہ ہو گیا ہوں



محبت محبت محبت

ابھی زیادہ وقت نہیں گذرا
محبت کا مدھر گیت
ابھی زندہ ہے
آؤ زمین کو اپنی بانہوں میں بھر لیں
ہمارے گم سم کھڑے رہنے سے
ایٹم بم کو طاقت مل رہی ہے
آؤ ایٹم بم کو کمزور کر دیں
اور پورے زور سے پکاریں
محبت محبت محبت



ہے بھی اور نہیں بھی

تاحد نظر خاکی آسمان سمٹ رہا ہے
آسمانی رنگ زمین قدموں سے نکل رہی ہے
پہاڑ رنگ بدل رہے ہیں
سمندر دریا کے رخ پر چل رہا ہے
دریا صحرا کی گود میں بیٹھا وقت کھا رہا ہے
صحرا بگولا بنتا جا رہا ہے
پرندے پیڑ کو بلارہے ہیں
پیڑ مسافر کو ڈرا رہا ہے
مسافر سفر کو کوس رہا ہے
سفر ایٹم بم سے خوف کھا رہا ہے
سب کچھ موجود ہے
مگر کچھ بھی موجود نہیں



سفر میں تحریر بہت کم ساتھ دیتی ہے

اخبار ہو یا کتاب
میگزین ہو یا دعاؤں والی جنتری
سفر ختم ہونے سے پہلے
ختم ہو جاتی ہے
ساتھ چلتی ہے تو صرف بات
بازار کے بھاؤ کی بات
حکومت میں تبدیلی کی بات
پیار میں کمی کی بات
خنجر اور مشین گن کی بات
مگر جب ذکر ہوتا ہے ایٹم بم کا
تو مرجاتی ہے ہنستی مسکراتی ہر بات



میں دنیا کو بدلنا نہیں چاہتا

میں دنیا کو بدلنا نہیں چاہتا
میری خواہش ہے
جو جہاں ہے زندہ رہے
میں پہاڑ کو سمندر اور سمندر کو صحرا نہیں بنا سکتا
میں گھنے جنگل میں رہ سکتا ہوں
مگر اپنی دنیا کو جنگل نہیں بنا سکتا
میری خواہش ہے
جو جہاں ہے خود کو بدلے
ایٹم بم چلا تو وہ سب بھی بدل جائے گا
جس کا اصلی صورت میں رہنا زندگی ہے



ایک قابل عمل منصوبہ

بچوں کے ساتھ کھیلنا
اور درختوں سے باتیں کرنا
میرے شوق ہیں
قلم اور کتاب میرے دوست ہیں
مدت ہوئی
میں نے اپنے شوق مار دیئے
اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر
ایٹم بم کو ناکام کرنے کے منصوبے بنا رہا ہوں
یوں کرو
تم بھی اپنے سچے دوستوں کے ساتھ آؤ
اور میرے ساتھ مل جاؤ



آؤبات کریں

ایک تیلی سے چولہا
چولہے سے گھر
گھر سے محلہ جلایا جاسکتا ہے
ایک لفظ سے تعلق
اور تعلق سے رشتہ بنایا جاسکتا ہے
آؤبات کریں
اور نسلوں کو خاموش ہونے سے بچالیں



بچپن یاد آ رہا ہے

ایٹم بم چل گیا
میں آخری سانس لے رہا ہوں
مجھے اپنا بچپن یاد آ رہا ہے
مگر جو بچپن میں مر رہا ہے
وہ کیا یاد کرے



بالکل یاد نہیں

چڑیا کی چوں چوں
کونل کی کوکو
کوئے کی کائیں کائیں
طوطے کی ٹیں ٹیں
کچھ کچھ یاد ہے
مگر آدمی کیسے بولتے تھے
بالکل یاد نہیں



ایٹم بم اور اس کے ہمسائے

مٹھی بھر آکسیجن
کتنے دن چلے گی
ٹھہرو میں تمہارے لیے اور آکسیجن لاتا ہوں
ایٹمی پلانٹ کی ہمسائی ہوا
تمام آکسیجن کھا گئی ہے
بار بار ہوا سے لڑنا اچھا نہیں
بہتر ہے ایٹم بم کو کہیں دور چھوڑ آئیں
تاکہ انسانوں سے مانوس ہوا
آکسیجن نہ کھائے
اور ہم زندہ رہ سکیں



فیصلہ کرو

خوف کو رگوں میں اترنے دو

پھر فیصلہ کرنا

گرتی ہوئی عمارت کے نیچے کھڑے ہو کر

سوچو

موت کیسی ہوتی ہے؟

اپنے سینے پر بم باندھو اور اس کا ریپوٹ کسی اور کو سونپ دو

پھر سوچو

ایٹم بم کیا چیز ہے

کسی کے کہنے میں نہ آؤ، خود فیصلہ کرو



سب کچھ بدل گیا

جہاں بچے کھیلا کرتے تھے

وہاں سمندر بہہ رہا ہے

جہاں سمندر تھا

وہاں صحرا ہے

جہاں صحرا تھا وہاں شمشان گھاٹ بن گیا ہے

کچھ فاصلے پر قبریں ہی قبریں ہیں

مگر پھول اور پانی دور دور تک نظر نہیں آتے



بدلا منظر

دور دور تک ویرانی ہے
اب سے پہلے یہاں انسانوں کا سمندر بہتا تھا
دور دور تک نظر آنے والی
چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں بڑی بڑی عمارتیں تھیں
یہ خاک اڑاتا راستہ
ایک بار ولق بازار تھا
اس گلی میں خوشیاں رہتی تھیں
اب یہاں خوف بستا ہے



بچوں کو نصیحت

دیوالی ہو
یا شبِ برات
دھماکے اچھے نہیں ہوتے
یہ بات بڑے بچوں کو سمجھاتے تھے
آج نئی صدی میں
بچے کہہ رہے ہیں
کہ یہ ایٹمی دھماکے اچھے نہیں ہیں



سرحدوں پر چوکس رہو

سرحدوں پر چوکس رہو

نفرت

جہاں بھی نظر آئے

اسے موقع پر گولی مار دو

تاکہ ایٹم بم چلانے کی ضرورت نہ پڑے



بدلتی حالت

زمین اداس ہے
آسماں بات کرتے ہوئے ڈرتا ہے
درخت پرندوں سے ناراض ہیں
مالی درختوں کی قیمت لگا رہا ہے
چاغی اور پوکھران میں کیا ہوا
کچھ پتہ نہیں
مگر جو اصل تھا وہ نہیں رہا
ہر منظر دھندلا ہو گیا



فاختہ مجھے بچالو

فاختہ!-----تم اس ویرانے میں کیا کر رہی ہو
یہاں لاکھوں کلومیٹر تک کوئی شجر نہیں
فاختہ!-----تم فاختہ ہو یا کوئی انسان
ذرا دیکھو!

میں انسان ہوں یا قدیم زمانے کا کوئی شیطان
فاختہ اپنی چونچ میں پکڑی ہوئی زیتون کی بالی
مجھے دے دو
دیکھو

ایشیا میں سبزہ دیکھنے کی خواہش مند آخری آنکھ بھی بند ہو رہی ہے
فاختہ مجھے بچالو-----



ایٹم بم کی موت

ایٹم بم کا راستہ روکنا ہوگا
بارودی سرنگ کا کھوج لگانا ہوگا
آدمی بھارتی ہو یا پاکستانی
امریکی ہو یا روسی
ایک ہی طرح رہتا ہے
پھر اک دو بجے سے نفرت کیوں کی جائے
آؤ نفرت کا راستہ روکیں
ایٹم بم خود ہی مر جائے گا



نئی کاشت کی ابتدا

جہاں پھول اگائے جاسکتے تھے
وہاں بارود بویا گیا
جہاں بارود رکھنا تھا
وہاں پھول رکھ دیئے گئے
ہمیں ترتیب بدلنا ہوگی
نفرت اور حسد کو ہلاک کرنا ہوگا
اور اس بنجر ہوتی زمین پر محبت امن اور دوستی کو کاشت کرنا ہوگا



ہم اور نسلیں

میں نے سومنات کا مندر فتح کیا
 تم نے باری مسجد
 تم فلموں میں مجھے لکارتے ہو
 میں مدرسوں میں بیٹھا تمہیں بد دعائیں دیتا ہوں
 ہماری اس مصروفیت میں
 پیار کاشت کرنے کا موسم گزرتا جاتا ہے
 دل کی زمین سوکھتی جا رہی ہے
 آنکھوں کا پانی مرتا جا رہا ہے
 اگر یہ دن گزر گئے تو پھر
 ایٹم بم خود رو بوٹے کی طرح پھوٹیں گے
 زمین کی چیخ آسمان کا سینہ چیر دے گی
 ہماری بد نصیبی بربادی کے تخت پر بیٹھ کر
 ہماری اولاد پر حکم چلا رہی ہوگی اور ہمارے بچے
 ولدیت کے خانے میں لفظ بیوقوف لکھیں گے



آرزو

میرے مرنے کے بعد
خوف تمہیں بھی مار دے گا
تمہاری بربادی کے بعد
ویرانی مجھے بھی کھا جائے گی
اچھا ہے

ہم ایک دوسرے کا سہارا بن جائیں
اور تھکنا بنانے والی دھات سے ہل بنائیں
ایٹم بم چلانے سے بہتر ہے
اپنے اپنے حصے کی زمین پر پھول اگائیں



درخواست

اپنے سیگارسلگانے کی خاطر

ہمارے گھر نہ چلاؤ

صاحب جی

بے شک ہماری غربت پر آنسو نہ بہاؤ

مگر دیکھو

ہمیں دیکھ کر یوں نہ مسکراؤ

ایٹم بم تو بہت دور رہا

اس کی بات بھی نہ چلاؤ



ایک اداس دن کی خبر

مرے سارے رابطے منقطع ہو گئے ہیں
میں انٹرنیٹ ای میل
فیکس اور موبائل کو آزما چکا
کسی طرف سے کوئی جواب نہیں آ رہا
بس ہوا کی تیزی بتا رہی ہے
کہ کچھ ہوا ہے
لگتا ہے لوگوں نے ایٹم بم چاٹ لیا ہے



میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں

میں نوکری اور

موت کے درمیان

زندگی بھرنا چاہتا ہوں

میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں

